روزنامہ
ٹیلی فون نمبر: 213029
C.P.L 29
# الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

منگل 15 مارچ 2005ء 4 صفر 1426 ہجری 15 امان 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 58

## کبر کی برائی

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ رات کے وقت یہ دعا کرتے تھے۔

اے اللہ میں سستی اور کبر کی برائی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ میں آگ اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من شرما عمل حدیث نمبر 4900)

## حضرت نبی کریم ﷺ کی عاجزی وانکساری کا ایمان افروز تذکرہ

# آنحضرت ﷺ نے عبدیت اور عاجزی وانکساری کے اعلیٰ معیار قائم کئے

### ہمیشہ یہ تلقین فرمائی کہ یہ نہ سمجھنا کہ میرا مقام بندگی سے بڑھ گیا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 11 مارچ 2005ء بمقام بیت الفتوح مورڈن۔ لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 مارچ 2005ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انکساری کے خلق کو تفصیل سے بیان فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ نشر کیا۔

حضور انور نے سورہ الفرقان کی آیت نمبر 64 تلاوت کرنے کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رحمان خدا کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی اور عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو جواباً کہتے ہیں ''سلام''۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان عبادالرحمٰن میں سب سے بڑے عبدرحمٰن نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تھے جن کی قوت قدسی نے عبادالرحمٰن پیدا کئے اور تکبر سے رہنے والوں کو عجز کے رستے دکھائے ان کے ذہنوں سے غلام اور آقا۔ امیر اور غریب کی تخصیص ختم کردی یہ سب انقلاب کس طرح آیا۔ یہ اتنی بڑی تبدیلی دلوں میں کس طرح پیدا ہوئی۔ کیا صرف پیغام پہنچانے یا تعلیم دینے سے؟ نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے خود بھی عبدیت کے اعلیٰ ترین معیار قائم کئے۔ عاجزی اور انکساری کے اعلیٰ نمونے دکھا کر اور اپنے عمل سے ثابت کر کے اس کے اعلیٰ معیار پیش کئے جو آپ کی زندگی کے ہر پہلو میں نظر آتے ہیں اور یہی کچھ دیکھتے ہوئے خدا تعالیٰ نے آپ کو یہ سند عطا فرمائی کہ ہم قسم کھاتے ہیں کہ تو اپنی تعلیم اور عمل میں نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی اس قسم نے آپ کو عاجزی اور انکساری میں اور بھی بڑھا دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ اعلیٰ درجہ کے عبد کامل تھے اس لئے آپ نے اس بات پر زور دیا کہ مجھے اللہ کا بندہ اور رسول ہی سمجھنا اور خدا کے مقام کو بندے کے مقام سے نہ ملانا۔ باوجودیکہ خدا نے فرمایا ہے کہ آپ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے آپ نے یہی تلقین کی کہ اس سے یہ نہ سمجھنا کہ میرا مقام بندگی سے بڑھ گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر کسی کامل انسان کا نمونہ موجود نہیں اور نہ آئندہ قیامت تک ہو سکتا ہے مگر ہمیشہ آپ کے شامل حال عبودیت ہی رہی اور فرماتے رہے کہ میں تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔ یہاں تک کہ کلمہ توحید میں اپنی عبودیت کے اقرار کو جزو لازم قرار دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ لوگوں کے ساتھ آپ عاجزی اور انکساری کا اس طرح اظہار فرماتے کہ کوئی شخص آپؐ سے بڑھ کر حسین اخلاق والا نہیں تھا آپ کے صحابہ میں سے یا اہل خانہ میں سے جب بھی کسی نے آپ کو بلایا آپ کا یہ جواب ہوتا کہ میں حاضر ہوں۔ دیکھیں بادشاہ دو جہان۔ اللہ کا سب سے پیارا نبی اور عاجزی و انکساری کی یہ انتہا۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے کہا اے محمد ہم میں سے سب سے بہترین اور ہم میں سے سب سے بہترین لوگوں کی اولاد۔ اور ہمارے سردار اور اے ہمارے سرداروں کی اولاد! آپ نے یہ سنا تو فرمایا دیکھو تم اپنی اصلی بات کہو اور کہیں شیطان تمہاری پناہ نہ لے۔ میں محمد بن عبداللہ ہوں اور اللہ کا رسول ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ تم لوگ میرا مقام اس سے بڑھا چڑھا کر بیان کرو جو اللہ نے مقرر فرمایا ہے۔

حضور انور نے احادیث نبویہ کی روشنی میں آنحضرت ﷺ کی عاجزی وانکساری کے متعدد واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ باوجودیکہ آپ کو اپنے اعلیٰ مقام کا خوب علم تھا مگر آپ کی عاجزی کا اظہار اس سے بھی بڑھ کر تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں بنی آدم کا سردار ہوں مگر اس میں مجھے کوئی فخر نہیں۔ آپؐ معاشرے کے دھتکارے ہوئے۔ کمزور لوگوں اور ذہنی طور پر کمزور لوگوں سے بھی نہایت عاجزی سے پیش آتے۔ پھر جس شان اور طاقت سے مکہ کو فتح کیا اس وقت آپ کے دل کی جو کیفیت تھی اس کا اظہار اپنے عمل سے کیا۔ فخر یا تکبر تو کیا بلکہ تواضع اور انکسار کی وجہ سے جھکتے جھکتے آپ کا سر اونٹ کے کجاوے سے جا لگا آپ سجدہ شکر بجا لا رہے تھے اور خدا کی حمد و ثنا میں مشغول تھے۔ یہ عاجزی کی اعلیٰ ترین مثال ہے جو آپ نے طاقت اور فتح حاصل کرنے کے بعد دکھائی۔ اللہ نے آپ کی اس عاجزی کو انعامات سے نوازا اور اسرافیل نے آپ کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تواضع کی بدولت آپ کو یہ انعام دیا ہے کہ آپ قیامت کے روز تمام بنی آدم کے سردار ہوں گے۔ سب سے اول آپ کا حشر ہوگا اور سب سے پہلے آپ شفیع ہوں گے۔

## ربوہ کے پلاٹس ومکانات کی خرید وفروخت

ربوہ کے پلاٹس و مکانات کی خرید و فروخت کے سلسلہ میں ضروری ہے کہ مقاطعہ گیر سودے کی تکمیل کی کارروائی خود کروائے اور اگر مختار نامہ کی ضرورت ٹھہرے تو لازم ہوگا کہ مختار نامہ دینے سے پہلے دفتر کمیٹی آبادی سے اس کی منظوری حاصل کرنے کے بعد مختار نامہ تیار کروائے۔ بصورت دیگر مختار نامہ کے ذریعہ دفتر ہذا میں کارروائی نہ ہوگی۔ نیز ضروری ہوگا کہ مختار نامہ کی اجازت ملنے کے دو ماہ کے اندر انتقال کی کارروائی مختار نامہ کے ذریعہ مکمل کی جائے اس مدت کے گزرنے کے بعد مختار نامہ کا اجازت نامہ منسوخ متصور ہوگا۔

(سیکرٹری کمیٹی آبادی)

## بے گناہوں کیلئے دعا

جماعت احمدیہ کے بہت سے افراد مقدمات میں ملوث کئے گئے ہیں اور کئی قسم کی پریشانیوں میں مبتلا ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب بے گناہوں کی اپنے فضل سے بریت کے سامان پیدا فرمائے اور ہر قسم کی مشکلات سے بچائے۔ (آمین)

## احمدی ڈاکٹر صاحبان کی توجہ کیلئے

سیدنا حضرت مسیح موعود ہمیشہ اپنے خدام ڈاکٹروں کو بیماروں کی ہمدردی اور شفقت کی تاکید فرماتے تھے اور کہا کرتے کہ

''تمہارا تعلق لوگوں کے جسموں کے ساتھ ہوگا نہ کہ ان کی روحوں کے ساتھ۔ اس لئے تمہاری نظر میں مومن، متقی یا خدا کے منکر کا سوال نہیں ہونا چاہئے اور نہ کس قوم اور فرقہ سے تعلق کا۔ خدا کی ہر اس مخلوق کے ساتھ جو تمہارے پاس آئے یا جنہیں تمہاری خدمت کی ضرورت ہو تم بلا امتیاز تفرقہ ان کے کام آؤ۔ یہی بڑی نیکی ہے اور خدا کا شکر کرو کہ تمہیں کسی کی خدمت کا موقع ملا۔'' (اخبار الحکم قادیان 7 فروری 1934ء)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

# خطبہ جمعہ

## ہر احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ کسی کے عیب اور غلطیاں تلاش کرنا تو دور کی بات ہے اگر کوئی کسی کی غلطی غیر ارادی طور پر بھی علم میں آجائے تو اس کی ستّاری کرے۔ اگر کسی سے ہمدردی ہے تو دعا اور ذاتی طور پر سمجھا کر اس برائی کو دور کرنے کی کوشش کرے

(دوسروں کے عیوب اور کمزوریوں کی پردہ پوشی سے متعلق ارشادات حضرت مسیح موعود کے حوالہ سے تاکیدی نصائح)

(خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 19 رنومبر 2004ء بمطابق 19 رنبوت 1383 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن۔ لندن)

(۔) نے ہمیں (۔) آپس میں گھل مل کر رہنے اور ایک دوسرے کے ساتھ معاشرے میں اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ مختلف طریقوں سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی کہ اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کرو، آپس میں محبت اور پیار سے رہو، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرو اور انسان سے کیونکہ غلطیاں اور کوتاہیاں ہوتی رہتی ہیں، اس لئے اپنے ساتھیوں، اپنے بھائیوں، اپنے ہمسایوں یا اپنے ماحول کے لوگوں کے لئے ان کی غلطیاں تلاش کرنے کے لئے ہر وقت ٹوہ میں نہ لگے رہو، تجسس میں نہ لگے رہو کہ کسی طرح میں کسی کی غلطی پکڑوں اور پھر اس کو لے کر آگے چلوں۔ یہ بڑی لغو اور بیہودہ حرکت ہے۔ یہ غلطیاں پکڑنے والے یا پکڑنے کا شوق رکھنے والے لوگ عموماً یا تو کوئی غلطی پکڑ کر جس کی غلطی پکڑی ہو اس کو بلیک میل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس سے کوئی کام لینے کوشش کرتے ہیں، کوئی فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں اور اس میں انفرادی طور سے لے کر ملکوں کی سطح تک یہ حرکتیں کی جاتی ہیں۔ اس کے لئے بڑے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور اس طرح بعض لوگوں کو ان کے اپنے ملکوں کے خلاف بھی استعمال کرلیا جاتا ہے، جب ملکی سطح پر یہ کام ہو رہے ہوں۔

پھر انفرادی طور پر برادریوں میں بعض لوگوں کو ایک دوسرے کی کمزوریاں تلاش کرنے کی عادت ہوتی ہے تاکہ ان کی بدنامی کی جائے۔ بعض ظالم تو اس طرح بعضوں کی کمزوریاں تلاش کر کے یا نہ بھی کمزوری ہو تو باتیں پھیلا کر بچیوں کے رشتے تڑوانے سے بھی دریغ نہیں کرتے، اس سے بھی باز نہیں آتے۔ دوسرے فریق کو جا کر بعض دفعہ جہاں رشتے کی بات چل رہی ہو اس طرح غلط بات کہہ دیتے ہیں کہ اگلا پھر فکر میں پڑ جاتا ہے کہ میں رشتہ کروں بھی کہ نہ۔ مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ کسی طرح لڑکی والوں کو تکلیف میں ڈالا جائے۔ بعض لوگ صرف عادتاً زبان کا مزہ لینے کے لئے ہنسی ٹھٹھے کے رنگ میں کسی کی کمزوری کو لے کر اچھالتے ہیں۔ اور آج کل کے معاشرے میں یہ تکلیف دہ صورتحال کچھ زیادہ ابھرتی ہوئی نظر آرہی ہے۔ شاید اس لئے کہ آپس کے رابطے آسان ہوگئے ہیں۔ تو بہرحال کوئی خاص فائدہ اٹھانے کے لئے یا کسی کو بدنام کرنے کے لئے یا زبان کا مزہ لینے کے لئے دوسروں کی کمزوریوں اور غلطیوں کو اچھالا جاتا ہے بلکہ بعض دفعہ ایسا موقع پیدا کیا جاتا ہے کہ کوئی غلطی کسی سے کروائی جائے اور پھر اس کو پکڑ کر فائدہ اٹھایا جائے۔ تو ان حالات میں جیسا کہ میں نے کہا صرف (۔) اپنے ماننے والوں سے یہ کہتا ہے کہ ان بیہودگیوں اور ان لغویات سے بچو، اور اس زمانے میں، آج کل حقیقی (۔) کا نمونہ دکھانے والا اگر کوئی ہے یا ہونا چاہئے تو وہ احمدی ہے۔ اس لئے ہر احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ کسی کے عیب اور غلطیاں تلاش کرنا تو دور کی بات ہے اگر کوئی کسی کی غلطی غیر ارادی طور پر بھی علم میں آجائے تو اس کی ستّاری کرنا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ ہر ایک کی ایک عزت نفس ہوتی ہے۔ اس چیز کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ دوسرے اگر کوئی برائی ہے، حقیقت میں کوئی ہے تو اس کے اظہار سے ایک تو اس کے لئے بدنامی کا باعث بن رہے ہوں گے دوسرے دوسروں کو بھی اس برائی کا احساس مٹ جاتا ہے، جب آہستہ آہستہ برائیوں کا ذکر ہونا شروع ہو جائے۔ اور آہستہ آہستہ معاشرے کے اور لوگ بھی اس برائی میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ہمیں واضح حکم ہے کہ جو باتیں معاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے والی ہوں یا بگاڑ پیدا کرنے کا باعث ہو سکتی ہوں، ان کی تشہیر نہیں کرنی، ان کو پھیلانا نہیں ہے۔ دعا کرو اور ان برائیوں سے ایک طرف ہو جاؤ۔ اور اگر کسی سے ہمدردی ہے تو دعا اور ذاتی طور پر سمجھا کر اس برائی کو دور کرنے کی کوشش کرنا ہی سب سے بڑا علاج ہے۔ سوائے اس کے کہ ایسی صورت ہو کہ جس میں جماعتی خبر ہو یا جماعت کے خلاف کوئی بات سنیں، جماعتی نقصان کا احتمال ہو اور کوئی ایسی بات پتہ لگے جیسا کہ میں نے کہا، جس سے جماعتی نقصان ہونے کا خدشہ ہو تو پھر متعلقہ عہدیداروں کو، یا مجھ تک یہ بات پہنچائی جا سکتی ہے۔ ادھر ادھر باتیں کرنے کا پھر بھی کوئی حق نہیں اور کوئی ضرورت نہیں۔ اس سے برائی پھیلتی ہے۔ اگر مثلاً اس غلطی کرنے والے شخص کی اصلاح کی کوشش کامیاب نہیں ہوئی یا جھوٹ بول کر غلط بیانی کر کے وقتی طور پر اس نے اپنی جان بچا لی تو دوسرے بھی جن کی طبیعت میں کمزوری ہے وہ بھی بعض دفعہ ایسی باتیں کر جائیں گے، اپنی کمزوریاں ظاہر کرنے لگ جائیں گے۔ کیونکہ ان کے ذہنوں میں بھی یہ ہوتا ہے کہ فلاں شخص کی غلطی پکڑ کے اس عہدیدار نے یا اس شخص نے کیا کر لیا جو ہمارے خلاف ہو جائے گا۔ اس شخص کا کیا بگڑ گیا ہے۔ زبان کا مزہ لینے کے لئے بعض باتیں کر لو بعد میں دیکھی جائے گی۔ اس قسم کی باتیں برائیاں پھیلاتی ہیں، حجاب اٹھ جاتے ہیں۔

تو بہرحال یہ تو ایسے لوگوں کی سوچ کا قصور ہے، تقویٰ کی کمی ہے لیکن جس شخص کو نظام کے خلاف کوئی بات پتہ چلے، اس کا بہرحال یہ فرض بنتا ہے کہ ایسی بات صرف نظام جماعت کو ہی بتائے اور ادھر ادھر نہ کرے۔ کیونکہ بعض دفعہ ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ سننے والے کو کوئی غلطی لگ جاتی ہے۔ بعض دفعہ بات کرنے والا باوجود جماعتی اخلاص کے وقتی جوش میں کوئی ایسی بات کہہ جاتا ہے جس پر بعد میں اسے بھی شرمندگی ہوتی ہے اور ایک دفعہ بات سن کے آگے پھیلا دینا مزید شرمندگی

کا باعث بنتا ہے۔ بعض دفعہ صحیح الفاظ کسی نے ادا نہیں کئے ہوتے تو اس وجہ سے اس بات کی بہت زیادہ بھیانک شکل نظر آنے لگ جاتی ہے۔ تو بہرحال کوئی بھی ایسی کمزوری ہو یا تو اس کو علیحدگی میں سمجھا دیا جائے یا جماعتی عہدیدار کو بتا دیا جائے کہ اس طرح کی بات میں نے سنی ہے آپ تحقیق کر لیں۔ لیکن کسی کی، کسی قسم کی بات کو کبھی بھی پھیلانا نہیں چاہئے جس سے کسی کی عزت پر حرف آتا ہو۔ ہوسکتا ہے کسی وقت یہی غلطی آپ سے بھی ہو جائے اور پھر اس طرح چرچا ہونے لگے، بدنامی ہو تو کتنی تکلیف پہنچتی ہے۔ ہر ایک کو اس سوچ کے ساتھ اگلے کی بات کرنی چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعودفرماتے ہیں کہ:"(۔) نے جو خدا پیش کیا ہے اور............نے جس خدا کو مانا ہے وہ رحیم، کریم، حلیم، توّاب اور غفّار ہے۔ جو شخص سچی توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اور اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔ لیکن دنیا میں خواہ حقیقی بھائی بھی ہو یا کوئی اور قریبی عزیز اور رشتہ دار ہو وہ جب ایک مرتبہ قصور دیکھ لیتا ہے پھر وہ اس سے خواہ باز بھی آجاوے مگر اسے عیبی ہی سمجھتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کیسا کریم ہے کہ انسان ہزاروں عیب کر کے بھی رجوع کرتا ہے تو بخش دیتا ہے۔ دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے بجز پیغمبروں کے (جو اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگے جاتے ہیں) جو چشم پوشی سے اس قدر کام لے بلکہ عام طور پر تو یہ حالت ہے جو سعدی نے کہا ہے "خدا داند بپوشد وھمسایہ نداند وبخروشد" کہ خدا تعالیٰ تو جانتے ہوئے بھی پردہ پوشی کرتا ہے لیکن ہمسایہ تھوڑا علم ہونے کے باوجود اس کی مشہوری کرتا ہے۔

فرمایا: "پس غور کرو کہ اس کے کرم اور رحم کی کیسی عظیم الشان صفت ہے۔ یہ بالکل سچ ہے کہ اگر وہ مواخذہ پر آئے تو سب کو تباہ کر دے۔ لیکن اس کا کرم اور رحم بہت ہی وسیع ہے اور اس کے غضب پر سبقت رکھتا ہے"۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 137، 138 جدید ایڈیشن)

تو دیکھیں کس طرح آپ نے دوسروں کی ستّاری کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ رحم کرنے والا ہے، اور اس رحم کی صفت کی وجہ سے اپنے بندوں کو بخش دیتا ہے۔ بہت دیالو ہے، بہت دینے والا ہے۔ حلیم ہے، توبہ قبول کرتا ہے اس لئے بندے کو کیا پتہ کہ کس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک کرنا ہے۔ سعدی کا قول آپ نے بتایا ہے، جیسا کہ میں نے بتایا، کہ اللہ تعالیٰ تو بعض نقائص کا علم ہونے کے باوجود بندے کی پردہ پوشی کرتا ہے اور ہمسایہ جس کو شاید پوری بات کا علم نہ ہو کوئی ایک پوائنٹ لے کے، کوئی ایک بات لے کے، کوئی ایک فقرہ لے کے بعض دفعہ کوئی لفظ لے کر ہی کسی کو بدنام کرنے کے لئے وہ شور مچاتے ہیں کہ جس کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ اس لئے ہر ایک کو استغفار کرتے رہنا چاہئے۔ کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ حساب لینے لگے تو فرمایا کہ شاید سب یہیں پکڑے جائیں لیکن اس کا رحم اور کرم ہے جو ہم سب ابھی تک بچے ہوئے ہیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے راز اور سرگوشی کے انداز میں **فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنے رب کے قریب ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ اپنا سایۂ رحمت اس پر ڈالے گا، پھر فرمائے گا تو نے فلاں فلاں کام کیا تھا! وہ کہے گا ہاں میرے رب! پھر کہے گا فلاں فلاں کام بھی کیا تھا؟ وہ اقرار کرے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میں نے اس دنیا میں تیری کمزوریوں کی پردہ پوشی کی آج قیامت کے دن بھی پردہ پوشی کرتا ہوں اور انہیں معاف کرتا ہوں۔**

(بخاری کتاب الادب باب ستر المومن علی نفسہ)

(یہ پچھلی حدیث کی وضاحت ہی ہے)

پھر ایک اور روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ ہی اسے یکا وتنہا چھوڑتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں لگا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی حاجات پوری کرتا جاتا ہے۔ اور جس نے کسی مسلمان کی کوئی تکلیف دور کی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مصائب میں سے ایک مصیبت کم کر دے گا اور جو کسی مسلمان کی ستاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی ستاری فرمائے گا۔

(ریاض الصالحین۔ باب فی قضاء حوائج المسلمین)

تو دیکھیں یہ اللہ تعالیٰ کی ستاری ہی ہے جس سے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ جب تک اپنے بھائی کی مدد کرنے کے لئے کوشاں رہے گا، کوشش بھی کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا چلا جائے گا۔ اس سے ملتی جلتی ایک اور روایت بھی ہے لیکن اس میں ایک انذار بھی ہے، ڈرایا بھی گیا ہے پردہ پوشی نہ کرنے والے کو۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: "جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کے کسی عیب کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے عیب کو ڈھانپ دے گا اور ستاری فرمائے گا۔ اور جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی پردہ دری کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے عیب اور ننگ کو اس طرح ظاہر کرے گا کہ اس کے گھر میں اس کو رسوا کر دے گا"۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الحدود باب الستر علی المومن دفع الحدود ......)

پس دیکھیں کس قدر انذار ہے۔ کمزوریاں تو سب میں ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ جب ننگ ظاہر کر کے رسوا کرنے لگے تو پھر آدمی کی کوئی جائے پناہ نہیں ہوتی۔ کوئی پناہ کی جگہ نہیں ہوتی۔ اس لئے ہمیشہ دوسروں کے عیب دیکھنے کی بجائے ہر ایک کو اپنے پر نظر رکھنی چاہئے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ کسی بندے کی اس دنیا میں پردہ پوشی نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

(صحیح مسلم۔ کتاب البر و الصلۃ والاداب باب بشارۃ من ستر اللّٰہ لہٗ)

یعنی پردہ پوشی کو اللہ تعالیٰ بغیر اجر کے نہیں چھوڑے گا۔ اور قیامت کے دن اس کا اجر دے گا۔ برائی کے اظہار سے برائی پھیلنے کا اور معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لینے کا خطرہ ہوتا ہے، جیسا کہ میں نے پہلے بتایا۔ اس لئے برائی کا اظہار بھی نہیں کرنا چاہئے۔ اس سے برائی پھیلتی ہے۔ اور یہ تجربے میں بات آئی ہے کہ دیکھا دیکھی بہت سی برائیاں پھیلتی ہیں۔ اور اسی بارے میں آنحضرت ﷺ نے ہمیں بڑی تاکید فرمائی ہے۔

**آپؐ نے فرمایا کہ: اگر تو لوگوں کی کمزوریوں کے پیچھے پڑے گا تو انہیں بگاڑ دے گا، یا ان میں بگاڑ کی راہ پیدا کر دے گا۔**

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الادب باب ما فی النھی عن التجسس)

کمزوریوں کے پیچھے پڑ کے پھر ان کو اچھالنے کا، لوگوں پہ ظاہر کرنے کا، پھیلانے کا مقصد ہوتا ہے یا کوئی بھی برائی جب اس کو پھیلایا جائے تو بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے جو تجسس کر کے دوسروں کے عیب تلاش کرتے ہیں یا ان کے عیبوں اور کمزوریوں کو پھیلاتے ہیں، سمجھایا گیا ہے کہ تم یہ نہ سمجھو کہ اس طرح تم شاید کوئی اصلاحی کام کر رہے ہو بلکہ بگاڑ پیدا کر رہے ہو۔ دنیا میں مختلف قسم کی طبیعتیں ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ اپنے خلاف بات سن کر ردعمل کے طور پر بھی، ایسے لوگ جن کی برائیوں کا اظہار باہر ہو جائے اور زیادہ ڈھیٹ ہو کر وہ برائی کرنا شروع کر دیتے ہیں، کہ اب تو پتہ لگ ہی گیا ہے۔ جو ایک حجاب تھا وہ تو ختم ہو گیا۔ تو اس سے اصلاح کا پہلو بالکل ہی ختم ہونے کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔ دوسرے اگر کسی کا یہ عیب اور کمزوری اس میں بعض عہدیداروں کو بھی محتاط رہنا چاہئے، بعض دفعہ بات کر جاتے ہیں۔ کسی عہدیدار یا اس کے کسی قریبی کی طرف سے یا اس کے حوالے سے کسی کی بات باہر نکلے تو نظام کے خلاف بھی ردعمل ظاہر ہو جاتا ہے۔ فرمایا پھر اس کا ذمہ دار پردہ دری کرنے والا ہے۔ وہ شخص ہے جس نے یہ باتیں باہر نکالیں۔ اور پردہ دری کا انذار تو آپ پہلی حدیث میں سن ہی چکے ہیں۔

ایک برائی کو ظاہر کرنے سے اس کی اہمیت نہیں رہتی اور آہستہ آہستہ اگر وہ مستقلاً برائیاں ظاہر ہونی شروع ہو جائیں تو معاشرے میں پھر برائیوں کی اہمیت نہیں رہتی اور یہ تجربے سے ثابت ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ حجاب ختم ہو جائے تو پھر برائی کا احساس ہی باقی نہیں رہتا۔ مثلاً یہی

دیکھ لیں کہ آجکل جو فلمیں اور ڈرامے ٹی وی پر دکھائے جاتے ہیں۔ اور جب سے ایسے ڈرامے آنے لگے ہیں جس میں قتل و غارت ہو، اغوا ہو، نشہ اور ڈرگز کی باتیں ہو رہی ہوں اس وقت سے یہ برائیاں زیادہ پھیل گئی ہیں۔ اور ٹی وی وغیرہ نے، میڈیا نے اس کو پھیلانے میں بڑا کردار ادا کیا ہے۔ اپنی طرف سے اصلاحی ڈرامے بناتے ہیں کہ آخر میں نتیجہ نکالیں گے کہ دیکھو مجرم پکڑے گئے۔ لیکن اس میں پتہ نہیں آخر میں اصلاح کی کسی کو سمجھ آتی ہے کہ نہیں لیکن برائی ضرور پھیل جاتی ہے۔ بچوں کے خیالات ٹی وی ڈرامے دیکھ دیکھ کے ہی بگڑتے ہیں۔ اور جب بڑے ہوتے ہیں اور نوجوانی میں قدم رکھتے ہیں تو غریب ملکوں میں ضرورت کے لئے اور امیر ملکوں میں تفریح کے لئے وہ حرکتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پھر یہ دیکھ لیں یہاں اس مغربی معاشرے میں آزادی کے نام پر بہت سی بے حیائیاں اور برائیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ آپ ﷺ نے جو یہ فرمایا تھا کہ ان برائیوں کے اظہار سے تم اور بگاڑ پیدا کرو گے تو آجکل اگر جائزہ لیں، جیسا کہ میں نے کہا، ان برائیوں کے اظہار کی وجہ سے ہی یہ برائیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اولادوں کو بھی ان برائیوں سے محفوظ رکھے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ حیا اور ستر کو پسند فرماتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 224)

یہ دیکھیں یہ بھی پہلی حدیث سے ملتی ہے کہ اگر آج یہ بے حیائیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ میڈیا جو بے حیائیاں پھیلا رہا ہے، حیا اور ستر قائم ہو جائے تو آدھے سے زیادہ برائیاں بگاڑ اور خاندانوں کے مسائل اور جرائم ختم ہو جائیں گے اور معاشرے کے گند اور برائیاں ختم ہو جائیں گی۔ کیونکہ اخباروں اور ٹی وی نے حیا کا احساس مٹا دیا ہے۔ پارکوں میں سرعام بیہودگیاں ہو رہی ہوتی ہیں اور یہ سب کچھ حیا کے فقدان کی وجہ سے ہے۔ مغرب میں تو حیا اور ستر کے معیار بالکل بدل ہی گئے ہیں۔ پس ادھر ادھر دیکھنے کی بجائے دوسروں کے عیب تلاش کرنے کی بجائے ہمیں اپنے لئے اور اپنی اولادوں کے لئے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے محفوظ رکھے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بہت فضیلت والی آیت یہ ہے (آپؐ نے ما اصابکم والی آیت پڑھی) کہ جو بھی تمہیں مصیبت پہنچتی ہے یہ تمہارے اپنے کئے کی سزا ہے۔ اور اللہ بہت سے قصوروں کو تو معاف ہی کر دیتا ہے اور درگزر فرماتا ہے۔ اور ما اصابکم کی تفسیر یہ بیان فرمائی کہ سزا اور دوسری دنیاوی مصیبتیں ہیں جو انسان کی اپنی غلطیوں کی وجہ سے آتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا کرم اس بات سے مانع ہے کہ آخرت میں دوبارہ وہ ان غلطیوں پر گرفت فرمائے۔ اور جن غلطیوں کو اس نے دنیا میں معاف فرما دیا ہے اور کوئی گرفت نہیں فرمائی۔ اس کا حلم اس میں مانع ہوگا کہ عفو اور درگزر کے بعد پھر گرفت فرمائے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 85)

ان حدیثوں سے اللہ تعالیٰ کا بندے سے عفو اور مغفرت کے سلوک کا اظہار ہوتا ہے۔ اس لئے بندے کا بھی حق نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی پردہ دری کرتا پھرے۔ بلکہ دوسروں کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے اور اپنے لئے بھی دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ستاری کا سلوک ہی کرتا رہے۔

اور اس کے لئے آنحضرت ﷺ نے ہمیں دعا بھی سکھائی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ **اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا طلبگار ہوں۔ مولیٰ میں تجھ سے دین و دنیا، مال اور گھر بار میں عفو اور عافیت کا خواستگار ہوں۔ اے اللہ! میری کمزوریاں ڈھانپ دے اور مجھے میرے خوفوں سے امن دے۔ اے اللہ! آگے پیچھے، دائیں بائیں اور اوپر سے خود میری حفاظت فرما۔ اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں نیچے سے کسی مخفی مصیبت کا شکار ہوں۔** (ابو داؤد۔ کتاب الادب)

حضرت اقدس مسیح موعود کی اس سلسلے میں کیا مثال تھی اور کیا دل کا حال تھا وہ میں پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ: ”قتل کے مقدمہ میں ہمارے ایک مخالف گواہ کی وقعت کو عدالت میں کم کرنے کی نیت سے“ جو اس کا زور تھا اس کو توڑنے کی نیت سے ”ہمارے وکیل نے چاہا کہ اس کی ماں کا نام دریافت کرے مگر میں نے اسے روکا اور کہا کہ ایسا سوال نہ کرو جس کا جواب وہ مطلق دے ہی نہ سکے اور ایسا داغ ہرگز نہ لگاؤ جس سے اسے مفر نہ ہو۔ حالانکہ ان ہی لوگوں نے مجھ پر جھوٹے الزام لگائے۔ جھوٹا مقدمہ بنایا۔ افتراء باندھے اور قتل اور قید میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ میری عزت پر کیا کیا حملے کر چکے ہوئے تھے۔ اب بتلاؤ کہ میرے پر کون سا خوف ایسا طاری تھا کہ میں نے اپنے وکیل کو ایسا سوال کرنے سے روک دیا۔ صرف بات یہ تھی کہ میں اس بات پر قائم ہوں کہ کسی پر ایسا حملہ نہ ہو کہ واقعی طور پر اس کے دل کو صدمہ دے اور اسے کوئی راہ مفر کی نہ ہو“۔ یعنی کوئی اور اس کے لئے بچنے کا رستہ نہ ہو۔ جب یہ آپ نے فرمایا تو وہاں بیٹھے ہوئے کسی شخص نے عرض کیا کہ ”حضور! میرا دل تو اب بھی خفا ہوتا ہے“۔ یعنی مجھے اچھا نہیں لگا کہ یہ سوال کیوں نہیں کیا۔ یہ سوال اس کو نیچا کرنے کے لئے ہونا چاہئے تھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ ”میرے دل نے گوارا نہ کیا“۔ اس نے لگتا ہے بہت ہی زیادہ غصے میں تھا پھر کہا کہ یہ سوال ضرور ہونا چاہئے تھا۔ تو آپ نے فرمایا ”خدا نے دل ہی ایسا بنایا ہے تو بتلاؤ میں کیا کروں“۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 59 جدید ایڈیشن)

اور ایسا ہی دل آپ جماعت کے ہر فرد کا بنانا چاہتے تھے۔ اور یہی آپ نے ہمیں تعلیم دی ہے۔ جو (۔) کی صحیح تصویر ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ ”میرا یہ مذہب ہے کہ جو شخص عہد دوستی باندھے مجھے اس عہد کی اتنی رعایت ہوتی ہے کہ وہ شخص کیسا ہی کیوں نہ ہو اور کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے میں اس سے قطع تعلق نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر وہ خود قطع تعلق کر دے تو ہم لاچار ہیں۔ ورنہ ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ اگر ہمارے دوستوں میں سے کسی نے شراب پی ہو اور بازار میں گرا ہوا ہو تو ہم بلا خوف لومۃ لائم لوگوں کی ملامت کے بغیر کسی خوف کے بغیر اسے اٹھا کر لے آئیں گے“۔ فرمایا ”عہد دوستی بڑا قیمتی جوہر ہے اس کو آسانی سے ضائع نہیں کر دینا چاہئے اور دوستوں کی طرف سے کیسی ہی ناگوار بات پیش آئے اس پر اغماض اور تحمل کا طریق اختیار کرنا چاہئے“۔ (چشم پوشی کرنی چاہئے، درگزر کرنی چاہئے)۔

(سیرۃ طیبہ۔ صفحہ 56)

حضرت مولوی شیر علی صاحب نے یہ بھی آگے فرمایا انہوں نے اپنی روایت میں لکھا ہے کہ آگے یہ بھی آپ نے فرمایا تھا کہ اسے ہوش میں لانے کی کوشش کریں گے اور جب وہ ہوش میں آنے لگے تو اس کے پاس سے اٹھ کر چلے جائیں گے تا کہ وہ ہمیں دیکھ کر شرمندہ نہ ہو۔ اور آپ نے جماعت کو یہ نصیحت کی ہے کہ جماعت کے فرد بھی ایک خاندان کی طرح ہیں۔ تمہارے بھائی ہیں، آپس میں بھائی بن کر رہو اور ایک دوسرے کے عیبوں کو چھپاؤ۔

(سیرۃ طیّبہ۔ صفحہ 56)

ایک بار حضرت مسیح موعود کی مجلس میں کسی کی کمزوریوں کا کسی نے ذکر کیا۔ آپ نے سنا تو اس شخص کو مخاطب ہو کر فرمایا عیبش گفتہ ای، ہنرش نیز بگو یعنی اس کے نقائص اور کمزوریاں تو گنوائی ہیں اس کی خوبیوں کا بھی ذکر کیا ہوتا ہے۔

(ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ صفحہ 57)

خوبیاں بیان کرنے سے نیکیاں پھیلتی ہیں۔ کسی نے مالی قربانی کی، کسی نے اور کسی قسم کی قربانی کی، ان قربانیوں کا جب ذکر کیا جاتا ہے تو دوسروں میں بھی جوش پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اگر برائیاں ہی معاشرے میں ذکر کی جاتی رہیں تو پھر برائیاں ہی پھیلتی ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے پھر وہ معیار ختم ہو جاتے ہیں۔ حجاب ختم ہو جاتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ کسی کی برائیاں بیان کر کے اس کے لئے شرمندگی یا غصے کے سامان کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر خوبیاں بیان کی جائیں تو اس سے بھی بچت ہو جاتی ہے۔ معاشرہ مزید بگاڑ سے بچ جاتا

ہے اور پھر یہ دوسروں کی برائیاں بیان کر کے انسان خود بھی گناہگار بن رہا ہوتا ہے اگر صرف لوگوں کی اچھائیاں اور خوبیاں ہی بیان کی جائیں تو اس سے بھی اپنے آپ کو محفوظ کر لیتا ہے۔ تو ایک پردہ پوشی اور کئی نیکیوں کو جنم دیتی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اصل میں انسان کی خدا تعالیٰ پردہ پوشی کرتا ہے کیونکہ وہ ستار ہے اور بہت سے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی ستاری نے ہی نیک بنا رکھا ہے ورنہ اگر خدا تعالیٰ ستاری نہ فرمائے تو پتہ لگ جاوے کہ انسان میں کیا کیا گند پوشیدہ ہیں۔

پھر فرمایا کہ ”انسان کے ایمان کا بھی کمال یہی ہے کہ تخلق باخلاق اللہ کرے۔ یعنی جو اخلاق فاضلہ خدا میں ہیں اور صفات ہیں ان کی حتی المقدور اتباع کرے اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرے۔ مثلاً خدا تعالیٰ میں عفو ہے انسان بھی عفو کرے، رحم ہے، حلم ہے، کرم ہے، انسان بھی رحم کرے، حلم کرے لوگوں سے کرم کرے۔ خدا تعالیٰ ستار ہے، انسان کو بھی ستاری کی شان سے حصہ لینا چاہئے۔ اور اپنے بھائیوں کے عیوب اور معاصی کی پردہ پوشی کرنی چاہئے۔ عیبوں اور گناہوں اور غلطیوں کی پردہ پوشی کرنی چاہئے۔ ”بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب کسی کی بدی یا نقص دیکھتے ہیں، جب تک اس کی اچھی طرح سے تشہیر نہ کر لیں ان کا کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ فرمایا حدیث میں آیا ہے کہ جو اپنے بھائی کے عیب چھپاتا ہے خدا تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتا ہے انسان کو چاہئے کہ شوخ نہ ہو، بے حیائی نہ کرے، مخلوق سے بدسلوکی نہ کرے، محبت اور نیکی سے پیش آوے“۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 609,608 جدید ایڈیشن)

پھر آپ نے فرمایا، یہ شروع زمانہ کی ”بات یہ ہے کہ ابھی جماعت کی ابتدائی حالت ہے بعض کمزور ہیں جیسے سخت بیماری سے کوئی اٹھتا ہے بعض میں کچھ طاقت آ گئی ہے۔ پس چاہئے کہ جسے کمزور پاوے اسے خفیہ نصیحت کرے۔ اگر نہ مانے تو اس کے لئے دعا کرے اور اگر دونوں باتوں سے فائدہ نہ ہو تو قضا و قدر کا معاملہ سمجھے۔ جب خدا تعالیٰ نے ان کو قبول کیا ہوا ہے تو تم کو چاہئے کہ کسی کا عیب دیکھ کر سردست جوش نہ دکھلایا جاوے۔ ممکن ہے کہ وہ درست ہو جاوے۔ قطب اور ابدال سے بھی بعض وقت کوئی عیب سرزد ہو جاتا ہے۔ بلکہ لکھا ہے اَلْقُطْبُ قَدْ یَزْنِیْ کہ قطب سے بھی زنا ہو جاتا ہے۔ بہت سے چور اور زانی آخر کار قطب اور ابدال بن گئے۔ جلدی اور عجلت سے کسی کو ترک کر دینا ہمارا طریق نہیں ہے۔ کسی کا بچہ خراب ہو تو اس کی اصلاح کے لئے پوری کوشش کرتا ہے۔ ایسے ہی اپنے کسی بھائی کو ترک نہ کرنا چاہئے بلکہ اس کی اصلاح کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں ہے کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ۔ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو۔ بلکہ وہ فرماتا ہے (۔) (البلد: 18) کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں۔ مرحمہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے اور اس کے لئے دعا بھی کی جاوے۔ دعا میں بڑی تاثیر ہے۔ اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔ عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہئے جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کے لئے رو رو کر دعا کی ہو۔ سعدی نے کہا ہے کہ

خدا داند بپو شد
وھمسایه نداند وخر و شد

کہ خدا تعالیٰ تو جان کر پردہ پوشی کرتا ہے مگر ہمسایہ کو علم نہیں ہوتا اور شور کرتا پھرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام ستّار ہے۔ تمہیں چاہئے کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ بنو۔ ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ عیب کے حامی بنو بلکہ یہ کہ اشاعت اور غیبت نہ کرو کیونکہ کتاب اللہ میں جیسا آ گیا ہے تو یہ گناہ ہے کہ اس کی اشاعت اور غیبت کی جاوے“ آپ نے واقعہ بیان فرمایا ”شیخ سعدی کے دو شاگرد تھے۔ ایک ان میں سے حقائق اور معارف بیان کیا کرتا تھا“۔ زیادہ لائق تھا، اس کو زیادہ سمجھ آتی تھی اور دوسرے کو اتنی سمجھ نہیں تھی، تو وہ ”دوسرا جلا بھنا کرتا تھا۔ آخر پہلے نے سعدی سے بیان کیا کہ جب میں کچھ بیان کرتا ہوں تو دوسرا جلتا ہے اور حسد کرتا ہے۔ شیخ نے جواب دیا کہ ایک نے راہ دوزخ کی اختیار کی کہ حسد کیا“۔ وہ حسد کر کے دوزخ میں چلا گیا ”اور تو نے غیبت کی“۔ وہ حسد کر کے دوزخ میں جا رہا ہے اور تم غیبت کر کے دوزخ میں جا رہے ہو۔ ”غرضیکہ یہ سلسلہ چل نہیں سکتا جب تک رحم، دعا، ستّاری اور مرحمہ آپس میں نہ ہو۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 61,60 جدید ایڈیشن)

پھر آپ نے فرمایا: ”ہماری جماعت کو چاہئے کہ کسی بھائی کا عیب دیکھ کر اس کے لئے دعا کریں۔ لیکن اگر وہ دعا نہیں کرتے اور اس کو بیان کر کے دور سلسلہ چلاتے ہیں تو گناہ کرتے ہیں۔ کون سا ایسا عیب ہے جو کہ دور نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہمیشہ دعا کے ذریعہ سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہئے“۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 60 جدید ایدیشن)

پس یہ حالت ہے جو حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کی دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور یہ حالت ہے جو ہم نے اپنے اندر پیدا کرنی ہے انشاء اللہ۔ باوجود اس کے کہ جماعت بعض قربانی کے معیاروں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت آگے نکل چکی ہے۔ وفا اور اخلاص میں بھی بہت زیادہ ہے الحمد للہ۔ لیکن بعض چھوٹی چھوٹی برائیاں ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ دوسرے کی کمزوریوں کو لے کر اس کی تشہیر کرنا اور دوسروں کو بتانا۔ تو ان چیزوں کی طرف توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے کیونکہ جب نبی کے زمانے سے دوری ہوتی جاتی ہے اور پھر نبی سے براہ راست تربیت پانے والے بھی آہستہ آہستہ کم ہوتے جاتے ہیں۔ اور اب تو سارے ہی چلے گئے ہیں پھر ان تربیت یافتہ ............ سے فیض پانے والوں کی بھی کمی ہونا شروع ہو جاتی ہے اور پھر جماعت میں نئے آنے والوں کا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے تو دعا اور استغفار کے ساتھ ان باتوں کی طرف توجہ دینے کی بہت زیادہ ضرورت پڑ جاتی ہے۔ پس ان باتوں کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ دین کے ہر حکم کو خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو حکم سمجھ کر اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا چاہئے اور اس کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

---

(بقیہ صفحہ 6)

دروازے تم پر کھولے جائیں گے لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔

(الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 ص 307)

خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے سورۃ البقرہ کی آیت 187 کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک خوبصورت راہ کی نشاندہی فرمائی۔

آپ فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی روحانی ترقی اور بندوں اور خدا کے باہمی اتصال کے لئے تین تغیرات کا ذکر فرمایا ہے جن کے بغیر کوئی انسان خدا تعالیٰ تک پہنچنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

سب سے پہلا تغیر جو کسی انسان کے دل میں پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ میں خدا تعالیٰ سے ملوں اور اس کا قرب حاصل کروں مگر ظاہر ہے کہ صرف خواہش کا پیدا ہونا اسے خدا تعالیٰ کے دربار تک نہیں پہنچا سکتا بلکہ ضروری ہوتا ہے کہ اسے کوئی ہادی اور رہنما میسر آئے جو اسے مشکل میں کامیابی کا طریق بتائے اور اس کی مشکلات دور کرے اور فرماتا ہے کہ بے شک ان لوگوں کے دلوں میں یہ خواہش تو پیدا ہو گئی ہے کہ انہیں خدا ملنا چاہئے لیکن اب دوسرا تغیر ان میں یہ بھی پیدا ہونا چاہئے کہ وہ تجھ سے پوچھیں یعنی ہدایت پانے اور خدا تعالیٰ کو تلاش کرنے کے لئے انہیں محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف جانا چاہئے اور آپ سے اپنے محبوب حقیقی کا پتہ دریافت کرنا چاہئے ......“

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 400)

پس محبوب حقیقی کی تلاش کے لئے آنحضرت ﷺ کے دامن کو تھامنا ضروری ہے یہ وہ مضبوط رابطہ ہے جو انسان کو محبوب حقیقی تک پہنچا دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اس مضبوط رابطہ کو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

”نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ ﷺ۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو۔

......نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد ﷺ اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔“

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 ص 13)

پس خدا تعالیٰ کا پیار پانے کے لئے قرآن کریم سے قرب کا تعلق ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود اسی مقصد کے لئے مبعوث ہوئے اور خلافت احمدیہ اسی تسلسل کی ایک کڑی ہے اس کڑی سے تعلق پختہ کر کے روحانیت کے سفر کو جاری رکھا جا سکتا ہے۔

# قرب الٰہی کی راہوں پر آگے بڑھنے کی سعادت

محمد سمیع طاہر صاحب

اللہ رب العزت قرآن کریم میں فرماتا ہے اور (اے رسول) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تو جواب دے کہ) میں (ان کے) پاس (ہی) ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سوچاہئے کہ وہ (یعنی دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تاوہ ہدایت پائیں۔

(سورۃ البقرہ آیت:187)

بندگی ایک بلند مقام ہے جو آسانی سے حاصل نہیں ہوتا۔ اس کے لئے ریاضت اور مجاہدہ کی ضرورت ہوتی۔ جب اللہ تعالیٰ کو پانے کی خواہش ایک پرخلوص عمل کا روپ دھار لے اور پھر وہ عمل خیر ایک تسلسل سے کیا جائے تب بندگی کی سمت سفر شروع ہوتا ہے۔

حضرت مصلح موعود اسی آیت (187) کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ ''...... یہاں عبادی سے مراد عاشقان الٰہی ہی ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس طرح عاشق ہر جگہ دوڑتا پھرتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا معشوق کہاں ہے۔ اسی طرح جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو انہیں کہہ دے کہ گھبراؤ نہیں میں تمہارے قریب ہی ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے عشاق کے دل کو توڑنا نہیں چاہتا۔

(تفسیر کبیر جلد2 ص399)

اللہ رب العزت نے انسانی پیدائش کا مقصد ہی اس بندگی کے حصول کو قرار دیا ہے فرمایا ہم نے جن و انس کو اپنی بندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔

(سورۃ ذاریات آیت57)

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انسان بندگی کے مقام پر فائز ہونے کے لئے کون سا راستہ اپنائے کہ اسے خدا کا قرب اور اس کا پیار حاصل ہو جائے اس کا جواب قرآن کریم کی روشنی میں یہی ہے کہ بندہ اپنا ہر قول و فعل رضاء الٰہی کے تابع کر لے اور محض اللہ کا ہو کر رہ جائے اور اس کے غیر سے ہر ناطہ توڑ لے اور اگر وہ کوئی تعلق یا واسطہ رکھے بھی تو وہ بھی اللہ ہی کے لئے ہو۔

انسان کی پیدائش کے مقصد کے بارے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

''خدا تعالیٰ نے آدمی کو پیدا ہی محبت کے لئے کیا ہے اور اس کے پیدا کرنے کا مقصد اور غرض یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں سرشار ہو اور اس دائمی زندگی بخشنے والے سمندر میں ہمیشہ غوطہ زن رہے......''

(مضمون محبت الٰہی مارچ 1907ء)

حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام یوں دعا مانگا کرتے تھے۔

اے میرے اللہ میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں اور اس کام کی محبت جو تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میرے خدا ایسا کر کہ تیری محبت مجھ کو اپنی جان، اپنے اہل وعیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ تین باتیں ہیں۔ جس میں وہ ہوں، وہ ایمان کی حلاوت اور مٹھاس کو محسوس کرے گا۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ باقی تمام چیزوں سے اسے زیادہ محبوب ہو۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت کرے اور تیسرے یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے کفر سے نکل آنے کے بعد پھر کفر میں لوٹ جانے کو ناپسند کرے جتنا وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہو۔

(بخاری کتاب الایمان باب حلاوۃ الایمان)

آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی کہ اللہ کے رسول مجھے کوئی ایسا کام بتایئے کہ میں جب کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرنے لگے اور باقی لوگ بھی مجھے چاہنے لگیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

دنیا سے بے رغبت اور بے نیاز ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس کی خواہش چھوڑ دو لوگ تجھ سے محبت کرنے لگ جائیں گے......

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی اس سے کر۔ پھر جبرئیل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں اور آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر آسمان کے فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں۔ اس کے بعد زمین والوں میں وہ مقبول ہو جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی سے دشمنی رکھتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں فلاں کا دشمن ہوں تو بھی اس کا دشمن ہو تو پھر وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں پھر آسمان والوں میں منادی کر دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے دشمنی رکھتا ہے تم بھی اس کو دشمن رکھو۔ وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد زمین والوں میں اس کی دشمنی جم جاتی ہے۔ (صحیح مسلم)

حضرت مسیح موعود کی آمد کا مقصد یہی ہے کہ بندے کا اس کے رب سے رشتہ جوڑا جائے بلکہ اسے قرب الٰہی کی راہ پر قدم قدم آگے بڑھنے کی سعادت حاصل ہو اور انسان گناہوں سے بچ جائے۔ آپ فرماتے ہیں۔

''خدا تعالیٰ نے مجھے اسی لئے مامور کیا ہے کہ تقویٰ پیدا ہو اور خدا پر سچا ایمان جو گناہ سے بچاتا ہے پیدا ہو......'' (ملفوظات جلد5 ص120)

پھر فرمایا ''دنیا میں فسق و فجور بہت بڑھ گیا ہے اور خدا شناسی اور خدا رسی کی راہیں نظر نہیں آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اور محض اپنے فضل و کرم سے اس نے مجھ کو مبعوث کیا ہے تا میں ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے غافل اور بے خبر ہیں اس کی اطلاع دوں اور نہ صرف اطلاع بلکہ جو صدق اور صبر اور وفاداری کے ساتھ اس طرف آئیں اور انہیں خدا تعالیٰ کو دکھلا دوں۔'' (ملفوظات جلد5 ص8)

آپ نے نہایت درد اور زور سے خدا کی طرف بلایا۔ آپ فرماتے ہیں۔

''ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے۔ اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ چشمہ زندگی کا ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔

اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا......''

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد19 ص21)

پس خدا تعالیٰ کی تلاش اور اس کے پیار کو حاصل کرنے کی سعی کرنا ہر احمدی مرد و زن کا فرض ہے ورنہ اس کا احمدی ہونا بیکار ہے۔ یہ درست ہے کہ اس راہ میں بڑی دشواریاں ہیں۔ دنیا کی نام نہاد خواہشیں انسان کو اس طرف لوٹنے نہیں دیتیں لیکن اگر خدا کا پیار ہماری طلب ہے تو پھر اس مشکل راہ سے گزرنا ہی ہوگا۔

عرفان الٰہی کے حصول کی وضاحت اور مشکلات کے بارے میں حضرت مصلح موعود نے فرمایا۔

''عرفان الٰہی ہر ایک انسان کے لئے ضروری ہے اور اس کے بغیر کوئی انسان کامل نہیں ہو سکتا۔ ہماری جماعت میں اس بات کی تڑپ پائی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت دلوں میں پیدا ہو جائے اور جسم کے ذرے ذرے میں خدا تعالیٰ کی جلوہ گری ہو۔ مگر باوجود اس سچی تڑپ کے انہیں یہ بات حاصل نہیں ہوتی۔ اور وہ شکایت ہی کرتے رہتے ہیں۔'' (عرفان الٰہی ص9)

پس یہ ایک مشکل راہ ہے اس پر قدم مارنے کے لئے دنیا سے مکمل بے تعلقی ضروری ہے کیونکہ محبت کا تقاضا ہے فنا ہو جانا۔ اور اس مقام کو پا لینا ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ راہ کی دشواریوں کو دیکھ کر ہمت ہار دی جائے بلکہ آغاز سفر کر دیا جائے اور خدا کے محبوب بندوں سے ربط بڑھایا جائے۔

افراد جماعت احمدیہ خوش قسمت ہیں کہ ان کو خلافت جیسی نعمت میسر ہے۔ ان کے لئے خدا کو پانے کا یہی اور آسان ترین راستہ یہ ہے کہ وہ خلافت سے قلبی تعلق اور خلیفہ وقت سے ذاتی رابطہ پیدا کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ''پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں اور اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں پنہاں ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور آپ کو خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور وابستگی کی توفیق عطا فرمائے۔'' (روزنامہ الفضل 30 مئی 2003ء)

اللہ رب العزت کا پیار پانے کے لئے آنحضرت ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے۔ آیئے ہم بھی ہر آن یہ دعا کرتے رہیں۔

اے میرے رب! میرے دل میں اپنا نور بھر دے اور میری آنکھوں میں بھی اپنا نور بھر دے اور میرے کانوں میں بھی اپنا نور بھر دے اور میرے دائیں بھی تیرا نور ہو اور میرے بائیں بھی تیرا نور ہو اور میرے اوپر بھی تیرا نور ہو اور اے میرے رب میرے نیچے بھی تیرا نور ہو اور میرے آگے بھی تیرا نور ہو اور اے میرے رب میرے سارے وجود کو نور ہی نور بنا دے۔

(بخاری کتاب الدعوات)

خدا تعالیٰ کی محبت پانے کے لئے دنیا کی لذات سے کنارا کرنا لازمی ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔''

(الوصیت، روحانی خزائن جلد20 ص307)

فرمایا: ''خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے

(باقی صفحہ 5 پر)

# وصایا

## ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر **42570** میں حافظہ نوید سحر بنت ناصر احمد طاہر قوم سید ہاشمی پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 04-10-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ حافظہ نوید سحر گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد طاہر ولد عبدالمجید گواہ شد نمبر 2 منیر احمد عابد مربی سلسلہ ولد غلام احمد دارالعلوم شرقی نور ربوہ

مسل نمبر **42571** میں سمیرا منیر بنت منیر احمد قوم تارڑ جٹ پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 04-12-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ سمیرا منیر گواہ شد نمبر 1 منظور احمد ولد غلام رسول گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد ولد سربلند خان دارالعلوم شرقی نور

مسل نمبر **42572** میں منصور احمد شہزاد ولد رانا دوست محمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 04-12-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منصور شہزاد گواہ شد نمبر 1 منیر احمد عابد ولد غلام احمد گواہ شد نمبر 2 عنایت اللہ خالد ولد عالم دین دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر **42573** میں حبۃ الحادی بنت جمال الدین انجم قوم گجر پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 04-10-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ حبۃ الحادی گواہ شد نمبر 1 جمال الدین انجم والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 حاجی عبدالرشید وصیت نمبر 29451

مسل نمبر **42574** میں فریدہ روحی طور بنت منظور احمد طور قوم طور پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 04-11-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فریدہ روحی طور گواہ شد نمبر 1 محمد الطاف خاں وصیت نمبر 14675 گواہ شد نمبر 2 کیپٹن (ر) نعیم احمد وصیت نمبر 24951

مسل نمبر **42575** میں نعیمہ مریم بنت رانا جمال الدین پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 04-12-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نعیمہ مریم گواہ شد نمبر 1 رانا جمال الدین والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 کیپٹن (ر) نعیم احمد وصیت نمبر 24951

مسل نمبر **42576** میں مبارک احمد ولد ملک محمد دین ہوت پوری قوم ملک پیشہ فارغ عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 04-12-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 5 مرلہ واقع ناصر آباد مالیتی -/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبارک احمد گواہ شد نمبر 1 طارق محمود وصیت نمبر 29443 گواہ شد نمبر 2 رشید احمد یحییٰ ولد چوہدری نور ماہی ناصر آباد ربوہ

مسل نمبر **42577** میں سمیرا کنول بنت مبارک احمد قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 04-12-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 1 تولہ مالیتی -/8000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ سمیرا کنول گواہ شد نمبر 1 طارق محمود وصیت نمبر 29443 گواہ شد نمبر 2 محمد افضل وڑائچ وصیت نمبر 20851


خان نیم پلیٹس

سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ

ویکیوم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز

ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862

Email:knp_pk@yahoo.com

SONEX

سونیکس سٹین لیس سٹیل ڈبل پلیٹ

پریشر ککر · دیگچی سیٹ · کڑاہی سیٹ

ربوہ میں واحد ڈیلر

پاک کراکری اسٹور

گولبازار ربوہ فون: 0476-211007

عزیز ہومیو پیتھک

گولبازار ربوہ

فون: 212399

نوٹ

جمعۃ المبارک کو سٹور کلینک موسم کے اوقات کے مطابق کھلا رہے گا۔

انشاءاللہ

# خبریں

## لندن میں بے نظیر، شہباز شریف ملاقات

لندن میں پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن اور سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اور مسلم لیگ (ن) کے صدر سابق وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کی ملاقات ہوئی۔ دونوں رہنماؤں نے جمہوریت اور 73ء کے آئین کی بحالی کیلئے جدوجہد تیز کرنے اور حکومت سے مذاکرات کرنے کی بجائے مشترکہ تحریک چلانے کا فیصلہ کیا۔ ملاقات واجد شمس الحسن کے بیٹے کی شادی کی تقریب میں ہوئی۔ ملکی سیاسی صورتحال پر تبادلہ خیال اور مختلف امور پر گفتگو ہوئی۔ دوبارہ ملاقات جلد ہوگی۔

## القاعدہ کے خلاف آپریشن

پاک فوج کے دستوں نے شمالی وزیرستان میں افغان سرحد کے قریب القاعدہ جنگجوؤں کے خلاف آپریشن کر کے دس مشتبہ افراد کو گرفتار کر لیا جبکہ دستی بم پھٹنے سے دو سیکیورٹی اہلکار زخمی ہو گئے۔

## چینی کا کنٹرول ریٹ

وزیر اعظم شوکت عزیز اسلام آباد میں آبپارہ کے قریب اتوار بازار میں اچانک پہنچ گئے۔ یوٹیلٹی سٹور اور بازار سے آٹا گھی کی قیمتوں کے بارے میں معلوم کیا۔ اور کہا کہ چینی کی کنٹرول ریٹ پر فروخت کو یقینی بنایا جائے۔

## گندم 400 روپے فی من

وزیر اعلیٰ چودھری پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ رواں سال 400 روپے فی من کے حساب سے 35 لاکھ ٹن گندم خریدیں گے۔ 24 مارچ کو کسانوں کو باردانہ کی فراہمی اور یکم اپریل سے گندم کی خریداری شروع کر دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو سستے آٹے کی فراہمی کی سکیم جاری رکھی جائے گی۔ گراں فروشوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

## پہلی جماعت سے انگریزی لازمی

حکومت نے ملک بھر کی 36 یونیورسٹیوں سمیت تمام کالجز اور سکولز میں ایک نصاب پڑھانے کیلئے پالیسی وضع کی ہے اور رواں سال اس پالیسی پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے گا جبکہ پہلی جماعت سے انگلش بھی لازمی قرار دے دی گئی ہے۔ اس امر کا انکشاف پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم دیوان جعفر حسین بخاری نے کیا۔ تعلیمی بجٹ میں 14۔ارب کا اضافہ کیا گیا ہے۔ وفاقی وزارت کی وضع کردہ پالیسی پر صوبے عمل درآمد کرانے کے پابند ہونگے۔

## ہیلمٹ پر عدالتی فیصلہ

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس افتخار حسین چودھری نے فیصلہ دیا ہے کہ ہیلمٹ نہ پہننے والے موٹر سائیکل سواروں کے خلاف پولیس کارروائی کر سکتی ہے۔ البتہ موٹر سائیکل ضبط نہیں کر سکتی اور جو موٹر سائیکلیں اس جرم میں اب تک بند کی جا چکی ہیں۔ وہ واپس کر دی جائیں۔

## دل کی مفت سرجری

وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی کی ہدایت پر میو ہسپتال لاہور میں دل کے مریضوں کی مفت سرجری کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ہفتے میں تین آپریشن ہوا کرینگے۔

## بے نظیر سے مکمل رابطہ

سابق وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو سے مکمل رابطہ ہے۔ ڈیل کی باتیں قوم کو گمراہ کرنے کیلئے ہیں۔ اے آر ڈی کے پلیٹ فارم پر مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی آمر کے خلاف مصروف جہاد ہیں۔ حکمرانوں کے ساتھ مفاہمت اور بات چیت جمہوریت کو قتل کرنے کے مترادف ہے۔

## جدہ میں ایک شدت پسند ہلاک

سعودی عرب میں جدہ سیکیورٹی فورسز کے ساتھ جھڑپ میں ایک شدت پسند ہلاک جبکہ 5 پولیس اہلکار زخمی ہو گئے اور ایک انتہا پسند گرفتار کر لیا گیا۔

## ریلوے کرایوں میں اضافہ

پاکستان ریلوے نے صرف تین ماہ کی مدت میں کرایوں میں دوسری مرتبہ اضافہ کیلئے سمری وزارت کو بھیج دی ہے۔ یہ اضافہ 5 فیصد کے لگ بھگ ہوگا۔

## ایران عالمی برادری سے تعاون کیلئے تیار ہے

ایران کے صدر خاتمی نے کہا ہے کہ ایران جوہری ہتھیار نہیں بنا رہا اور اس سلسلے میں عالمی برادری کا اعتماد حاصل کرنے کیلئے اقدامات اٹھانے کیلئے تیار ہے۔ ایران نے یورینیم کی افزودگی ترک کرنے کا فیصلہ رضاکارانہ طور پر کیا ہے جو عارضی ہے ہمارا ایٹمی پروگرام پر امن مقاصد کیلئے ہے۔

## بس نہر میں گر جانے سے 25 ہلاک

بھارتی ریاست گجرات میں ایک بس نہر میں گر جانے سے 25 مسافر ہلاک ہو گئے۔ بس میں 26 افراد سوار تھے۔ حادثہ بے قابو ہونے کے باعث پیش آیا۔

### ربوہ میں طلوع وغروب 15۔ مارچ 2005ء

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 4:56 |
| طلوع آفتاب | 6:17 |
| زوال آفتاب | 12:18 |
| وقت عصر | 4:30 |
| غروب آفتاب | 6:18 |
| وقت عشاء | 7:40 |


NJ نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837 رہائش: 214321

جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
مین ۔ بازار
شاہد اسٹیٹ ایجنسی
نشاط کالونی لاہور کینٹ
طالب دعا شاہد مسعود
فون آفس 5745695 موبائل: 0320-4620481

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب چنیوٹ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
فون شوروم چنیوٹ 04524-214510-04942-423173

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

6 فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج ۔ فریزر ۔ واشنگ مشین
T.V ۔ گیزر ۔ ائر کنڈیشنر
سپلیٹ ۔ ٹیپ ریکارڈر
وی سی آر بھی دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
1۔لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: انعام اللہ
7231680
7231681
7223204
7353105
Email:uepak@hotmail.com

ضرورت ہے
ہمیں اپنی پروڈکٹس کی ڈسٹری بیوشن کے لئے پاکستان کے ہر بڑے شہر میں تنخواہ/کمیشن پر Sales Executives کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنے مکمل کوائف بذریعہ ڈاک ارسال فرمائیں۔
(نیز ڈیلرز اور ڈسٹری بیوٹرز کی بھی ضرورت ہے)
BECO-BSCHAWRUT Enterprises Co
8/1 Nasir Abad Gharbi Rabwah (35460)

C.P.L 29

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈ زیورات کا مرکز
Mob: 0300-9491442
TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
Dulhan Jewellers
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.
طالب دعا: قدیر احمد حفیظ احمد

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا
اللہ کے فضل اور رحم کے ساتھ
احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت
ڈیلر Samsung,Sony.LG. PEL Dawlance,Mitsubishi, Orient, Waves, Super National SuperAsia` Success,kentex
پاکستان الیکٹرونکس
سپلٹ ائیر کنڈیشنر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
آپ کا اعتماد ہماری پہچان
ایک بار ضرور تشریف لائیں۔
26/2 پاکستان چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
فون 5124127-5118557-0300-4256291
طالب دعا مقصود احمد ساجد (سابقہ ریجنل سیلز مینیجر Pel)